© rasailojaraid.com

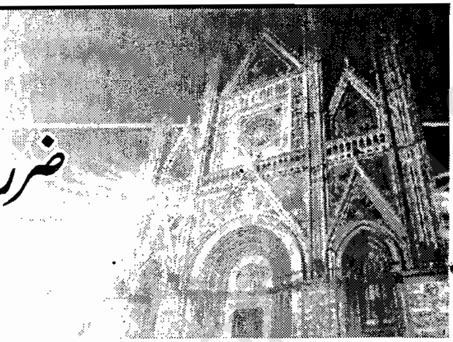

ضرورت واہمیت نبوت

ابو اسعد محمد صدیق جامعہ سلفیہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا:

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

''ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا''

ولقد کرمنا بنی آدم (الاسراء70)

''اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی''

اور اس کا مقصد تخلیق اپنی عبادت قرار دیا:

"وما خلقت الجن والانس الالیعبدون "

''اور میں نے جن اور انسان کو صرف اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

انسانی زندگی کا یہی وہ امتحانی پرچہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ کون احسن انداز اختیار کرتا ہے اور کون غیر احسن انداز اختیار کرتا ہے۔

الذی خلق الموت والحیاۃ لیبلو کم ایکم احسن عملا (الملک 7)

''جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ تم کو جانچے کہ تم میں سے کون اچھا کام کرتا ہے۔''

اس امتحانی پرچہ کے نتیجہ کیلئے ایک دن بھی مقرر فرما دیا:

یخافون یوما تتقلب فیه القلوب والا بصار لیجز یهم اللہ احسن ماعملوا ویزیدهم من فضله (النور 37)

''وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی کہ اللہ انہیں ان کے عمل کا بہترین بدلہ دے اور ان کو مزید اپنے فضل سے نوازے''

نتیجے کے بعد ہمیشہ کے لئے جنت یا جہنم کا منصوبہ بھی بنایا ہوا ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ اپنے اس عظیم منصوبہ اور پروگرام کے متعلق اپنی پیاری مخلوق انسان کو آگاہ فرمانے کا کوئی انتظام نہ کرتا تو کئی لوگ فیصلے کے دن یہ عذر غور بلکہ اعتراض کر سکتے تھے کہ ہم بے خبری میں مارے گئے، ہمیں الٰہی منصوبے کا پتہ ہی نہ تھا ورنہ ہم اپنی زندگی اس کے مطابق بنا لیتے۔

بس اس عذر، حجت، اعتراض اور الزام کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فطری انتظامات کے ساتھ ساتھ نبوت و رسالت کا انتظام فرمایا۔ نبی اور رسول مبعوث فرمائے جو لوگوں کو اس کے پروگرام سے آگاہ کریں، عقائد و اعمال میں احسن انداز

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اختیار کرنے والوں کو جنت کی بشارت سنائیں اور غیر احسن انداز اختیار کرنے والوں کو جہنم سے ڈرائیں۔ تا کہ انبیاء و رسل کی بعثت کے بعد لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی الزام اور عذر کا موقع باقی نہ رہے۔ کیونکہ وہ ذات تو وہ ہے:

لا احد احب الیہ العذر من اللہ و من اجل ذلک بعث المبشرین والمنذرین (بخاری)

''اللہ سے بڑھ کر کوئی نہیں جس کو عذر زیادہ محبوب ہو، اسی لئے اس نے بشارت سنانے والے اور آگاہ کرنے والے رسول بھیجے''

قرآن کریم میں ہے:

رسلا مبشرین و منذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل و کان اللہ عزیز احکیما (النساء165)

''یہ سارے رسول خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے تھے تا کہ ان کو مبعوث کر دینے کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کے مقابلہ میں کوئی حجت نہ رہے اور اللہ عزیز و حکیم ہے''

یعنی اللہ تعالیٰ عزیز ہے زبردست غلبے والا زور والا ہے، اس کے سامنے کسی کا کوئی زور اور الزام نہیں چل سکتا۔ مگر وہ حکیم بھی ہے اگر وہ نبوت و رسالت کا انتظام نہ فرماتا تو اس کی شان حکمت کے شایان شان نہ ہوتا۔ اس کا مبنی بر حکمت اصول یہ ہے کہ:

وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

''اور ہم کبھی سزا نہیں دیتے جب تک ہم کسی رسول کو نہ بھیجیں'' (الاسراء15)

لہٰذا از روئے تفضل و احسان اس نے نبوت و رسالت کا سلسلہ شروع فرمایا۔ اور یہ سلسلہ اتنا وسیع تھا کہ ہر آبادی اور بستی میں رسول بھیجے:

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت (النحل36)

''اور ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔''

ولکل امۃ رسول (یونس47)

''اور ہر امت کے لئے رسول ہے''

وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر ''اور کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو'' (فاطر74)

ولقد ارسلنا رسلا من قبلک منھم من قصصنا علیک ومنھم من لم نقصص علیک (مومن74)

''اور ہم نے تم سے پہلے بہت سے رسول بھیجے، ان میں سے کچھ کے حالات ہم نے تم کو سنائے ہیں اور ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جن کے حالات ہم نے تم کو نہیں سنائے۔''

تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے انسان کو اس کے مقصد تخلیق سے آگاہ کیا، مکمل نظام حیات دین اسلام ان تک پہنچایا، ان کے خالق و مالک کا تعارف کرایا، اس کی ذات و صفات کی تسبیح و تقدیس اور توحید کا درس دیا۔ انبیاء کرام انسانیت کے محسن ہیں، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے درود و سلام کی شکل میں ان کو شاباش دی اور فرمایا:

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

''پاک ہے تیرا رب، عزت کا مالک، ان باتوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں، اور سلام ہو پیغمبروں پر اور ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا رب ہے''

پہلے اپنی تسبیح و تنزیہ اور توحید کا ذکر کیا، پھر انبیاء کرام پر درود و سلام پڑھا، دراصل اللہ تعالیٰ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ انبیاء کرام کے ذریعے تمہیں میری معرفت حاصل ہوئی، میں بھی ان کی تعریف کرتا ہوں ان پر درود پڑھتا ہوں تم بھی ان کی تعریف کرو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان پر درود وسلام کے تحفے پیش کرو، اور اس نعمت عظمیٰ پر اللہ کا شکریہ ادا کرو کہ اس نے نبوت و رسالت کے ذریعہ تمہیں یہ ہدایت عطافرمائی لہٰذا کہو الحمدللہ رب العالمین

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود انہی کی لگائی ہوئی ہے

خاص طور پر خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تمہارے محسن ہیں ان کے ذریعہ میں نے تمہیں اپنی مکمل معرفت عطا فرمائی، ان کو اپنے احکام وتعارف کا وسیلہ بنایا:

واذا سألک عبادی عنی فانی قریب احیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤ منوبی لعلھم یرشدون (البقرۃ186)

''اور جب میرے بندے میرے متعلق تم سے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں، پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے، تو چاہیے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر یقین رکھیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔''

ولقدخلقنا الانسان ونعلم ماتو سو س به نفسه ونحن اقرب الیه من جبل الوریدق(ق16)

''اور ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں ان باتوں کو جو اس کے دل میں آتی ہیں۔ اور ہم رگِ گردن سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔''

خود پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

من یرد اللہ به خیرا یفقهه فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی (بخاری ومسلم)

''جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا فرماتا ہے۔ میں (دین) تقسیم کرتا ہوں اللہ دیتا ہے''

احکام دین اور تعارف الٰہی کے اصل وسیلہ کو چھوڑ کر ہی لوگ شرک وبدعت میں مبتلا ہوتے ہیں۔:

أم لهم شرکاء شرعوا الهم من الدین مالم یأذن به اللہ (الشوریٰ21)

''کیا ان کے کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کیا ہے۔ جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی''

احکام دین کی تبلیغ اور معرفت الٰہی کا حق ادا کر دینے پر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کو درود وسلام کے ساتھ شاباش عطا فرمائی:

ان اللہ وملائکته یصلون علیٰ النبی یا ایها الذین آمنو اصلوا علیه وسلموا تسلیما

''اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو، تم بھی اس پر درود وسلام بھیجو۔''

ہمارے نبیؐ کا مقام اللہ اللہ
خدا بھیجتا ہے سلام اللہ اللہ

نبوت ورسالت کی ضرورت واہمیت وہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جس کا کسی نبی کی کسی امت نے انکار نہیں کیا، الشیخ عبدالرزاق عفیفی عفا اللہ عنه حاجة البشر الی الرسالة کے تحت لکھتے ہیں،

ان الحوار الذی داربین الرسل و امممهم یدل علی أنهم لم یکونوا ینکرون الرسالة ولم یکونوا یستبعدون حاجتهم الی هدایة من اللہ عن طریق روح طیبة یختارها اللہ لوحیه، أوْ نفس طاهرة یصطفیها لتبلیغ شرعه ولکنهم استبعدوا ان یکون الرسول من البشر وظنو اخطأ أنه ا نما یکون من

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الملائکة ، زعما منهم أن البشریة تنافی الرسالة التوحید (للمصطفیٰ 36)

''انبیاء کرام اوران کی امتوں کے مابین ہونے والی گفتگو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ نبوت ورسالت کے نظام کا انکار نہیں کرتے تھے اور نہ ہی وہ اللہ کی جانب سے ہدایت کی حاجت وضرورت کو مستبعد سمجھتے تھے جو اللہ کی اپنی وحی کیلئے منتخب کردہ کسی روح طیبہ کے واسطہ سے آئے یا تبلیغ دین کے لئے اس کی منتخب کردہ نفس طاہرہ کے ذریعہ سے آئے۔ لیکن وہ رسول کے بشر ہونے کو محال سمجھتے تھے انہوں نے غلطی سے یہ سمجھ رکھا تھا کہ رسول نورانی ملائکہ سے ہی ہوسکتا ہے ان کا یہ عقیدہ تھا کہ بشریت رسالت کے منافی ہے قرآن مجید نے کفار کے اس اعتراض کو نقل فرمایا ہے''

ذلک بانہ کانت تاتیھم رسلھم بالبینات فقالوا البشر لیھد وننا (التغابن 6)

''یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے تو بولے کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے''

(یہ نقل کردہ ترجمہ احمد رضا خاں کا ہے اس پر حاشیہ مولوی نعیم الدین مراد آبادی کا ''قد صدق الکذوب'' کی واضح مثال ملاحظہ فرمائیں۔

''یعنی انہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا اور یہ کمال بے عقلی ونافہمی ہے پھر بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا اور پتھر کا خدا ہونا تسلیم کرلیا'' یہ ہے ''دیگراں رانصیحت خود میاں فضیحت'')

قرآن کریم بھی اللہ کا کلام ہے جو اپنی حقانیت منوا کر رہتا ہے، ایسے دلائل پیش کیئے کہ وہ بشر کے رسول ہونے کو مان گئے، ان کا اعتراض صرف یہ رہ گیا کہ نبوت ورسالت کیلئے کوئی امیر کبیر آدمی منتخب ہوتا، یہ تو یتیم ہیں سردار نہیں مالدار نہیں، مکہ کا ولید بن مغیرہ ہوتا یا طائف کا عروہ بن مسعود ثقفی ہوتا تو ہم اس کو رسول مان لیتے :

وقالو الولا نزل ھذاالقرآن علی رجل من القریتین عظیم (الزخرف 31)

''اور انہوں نے کہا کہ یہ قرآن دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں اتارا گیا''

ان کے اس اعتراض کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا کہ:

اھم یقسمون رحمة ربک نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیاة الدنیا ورفعنا بعضھم فوق بعض درجات لیتخذ بعضھم بعضًا سخریا ورحمة ربک خیر ممایجمعون (الزخرف 32)

''کیا وہ بانٹا کرتے ہیں آپ کے رب کی رحمت کو؟ ہم نے خود تقسیم کیا ہے ان کے درمیان سامان زیست کو اس دنیوی زندگی میں اور ہم نے ہی بلند کیا ہے بعض کو بعض پر مراتب میں تاکہ وہ ایک دوسرے سے کام لے سکیں اور آپ کے رب کی رحمت (خاص) بہتر ہے اس سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔''

مزید فرمایا: اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (انعام 125)

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جہاں وہ رکھتا ہے اپنی رسالت کو

حضرات توجہ فرمائیں! قرآن حکیم نبوت ورسالت کا مقام اور اس کی اہمیت کیسے محکم انداز کے ساتھ بیان کررہا ہے:

لئلا یکون للناس علیٰ اللہ حجة بعد الرسل

''یعنی نبی اور رسول پر نازل ہونے والی وحی جلی اور وحی خفی کے مقابلہ میں سب حجتیں ختم ہوجاتی ہیں۔ نبوت ورسالت کی دلیل کے سامنے کسی بڑے سے بڑے امام کا قول نہیں چل سکتا۔ امام مدینہ امام مالک رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے۔

لیس احد بعد النبی ﷺ الاویؤ خذمن قولہ ویترک الاالنبی ﷺ

''نبی ﷺ کے علاوہ کوئی شخص نہیں ہے جس کی بات مانی اور چھوڑی نہ جاسکتی ہو، صرف نبی ﷺ ہی ایسے ہیں جن کی ہر بات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قبول کرنا فرض ہے۔"

مقام نبوت ورسالت کے ساتھ ساتھ قرآن کریم علماء کرام کی ذمہ داریاں بھی بیان کر رہا ہے:

رسلا مبشرین و منذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجة بعد الرسل

"خوشخبری اور ڈر سنانے والے پیغمبر بھیجے تاکہ لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کے سامنے ان پیغمبروں کے آنے کے بعد کوئی الزام کا موقع باقی نہ رہے"

قرآن کریم صاف صاف بتا رہا ہے کہ نبوت و رسالت کے انتظام کے بعد نہ اللہ پر الزام آ سکتا ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ پر۔ اب الزام آئے گا یا تو ان لوگوں پر جنہوں نے حق دیکھ کر سن کر اس کو قبول نہ کیا، یا ان علماء و مشائخ پر جنہوں نے عوام کو گمراہی میں مبتلا دیکھ کر انہیں حق سے آگاہ نہیں کیا کیونکہ:

ان العلماء ورثة الانبیاء "بے شک علماء نبیوں کے وارث ہیں" (احمد ترمذی ابن ماجہ ابو داؤد)

میں علماء و مشائخ سے بصد احترام گذارش کرتا ہوں کہ اٹھئے! "کنتم خیر امة اخرجت للناس" کا صحیح مصداق بنئے، نبوت و رسالت والا حق کھول کھول کر بیان کیجئے، اس پر عمل کیجئے۔

یہی نبوت اور رسالت والا وہ مشن ہے کہ جب تک یہ مشن جاری و ساری رہے گا یہ جہاں قائم و دائم رہے گا۔ جب یہ مشن ختم ہو جائے گا تو یہ جہان بھی ختم ہو جائے گا، پھر قیامت بپا ہو جائے گی۔ سچ فرمایا صادق و مصدوق نبی کریم ﷺ نے:

لاتقوم الساعة حتی لایقال فی الارض اللہ اللہ (مسلم)

"قیامت برپا نہیں ہوگی یہاں تک کہ نہ کہا جائے زمین میں اللہ اللہ"

اس حدیث میں جملہ غیر مفیدہ نہیں بلکہ جملہ مفیدہ مراد ہے۔ "اللہ حسبی اوھو المعبود" یعنی اللہ مجھے کافی ہے، وہی معبود ہے۔ "قولہ اللہ اللہ بالرفع مبتداء و خبر ای اللہ ھوا لمستحق للعبادة لاغیر" یعنی اللہ ہی عبادت کا مستحق ہے اور کوئی نہیں۔

وفی نسخة بنصبھما وان رویا بالنصب فعلی التحذیر ای اتقوا اللہ واعبدوہ

"یعنی اللہ سے ڈرو اور اس کی عبادت کرو۔"

فعلی ھذا معنا ہ لاتقوم الساعة حتی لایبقی فی الارض مسلم یحذ رالناس من اللہ

"تو اس طرح حدیث کا معنی یہ ہوا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمین پر کوئی ایسا مسلمان باقی نہ رہے گا جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرائے۔" (مرقاۃ الفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح 237/1)

معلوم ہوا کہ اس حدیث میں نبوت والا مشن مراد ہے اور وہ ہے دعوت الی اللہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر جیسا کہ سورہ نوح میں حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت الی اللہ کا انداز بتایا کہ وہ اپنی قوم سے فرماتے:

ان اعبدوا اللہ واتقوہ واطیعون

"کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اسی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو"

یعنی اللہ کی عبادت پیغمبر کی سنت کے مطابق۔

یہ ہے ضرورت و اہمیت نبوت۔

اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

© rasailojaraid.com